Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۳

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ ۔ ۹ شعبان ۱۳۸۸ھ ۔ ۲۶ وفا ۱۳۴۷ ہش ۔ ۲۶ جولائی ۱۹۶۸ء ۔ نمبر ۱۸۱

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

قرآن کریم اپنے مطالب کو واضح کرنیوالی کامل کتاب ہے

یہ کتاب دل کی آنکھ کھولتی ہے اور علومِ غیب عطا فرماتی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

الٓرٰ۔ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ۔ (الحجر: ۲)

ترجمہ:- یہ (ایک) کامل کتاب ہے اور (اپنے مطالب کو) واضح کر دینے والے قرآن کی آیات ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ۔ (الترمذی)

ترجمہ:- وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ نہ ہو وہ دل یا وہ شخص ویران گھر کی مانند ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہمارا مشاہدہ اور تجربہ اور ان سب کا (تجربہ) جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں اِس بات کا گواہ ہے کہ قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علومِ غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے۔"

(چشمۂ معرفت)

"وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر کے لئے احباب خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل تبلیغی اور تربیتی اغراض کیلئے بیرون ملک تشریف رکھتے ہیں۔ آمدہ اطلاع کے مطابق حضور ۲۴ جولائی کو یورپ کے احمدی مشنوں کے دورہ کے سلسلہ میں انگلستان سے ناروے روانہ ہونیوالے تھے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور کے اس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایمان کا دوسرا جزو ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۹۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی کے لئے پہلے جو کام ہو رہا تھا اسے اور زیادہ تیز کرنے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ جاری فرمایا ہے جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے لاکھوں افراد اسلام کے قریب آرہے ہیں اور کئی سعید روحیں اسلام میں داخل ہو رہی ہیں۔ پس اس کام کو اور وسعت دینے کے لئے ایثار سے کام لیتے ہوئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو اور زیادہ مضبوط بنائیے۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی باقاعدہ کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: مسعود احمد ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ شعبان ۱۳۹۸ھ
۲۶ وفاء ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کو دُنیا پر مقدّم رکھنے کی توفیق کب ملتی ہے؟

جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے اُس نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر اپنے خدا سے یہ عہد کیا ہوُا ہے کہ وہ زندگی بھر دین کو دنیا پر مقدّم رکھے گا۔ پھر ہر احمدی خلفاءِ سلسلۂ احمدیہ کے دستِ مبارک پر اپنے اس عہد کی تجدید کرتا چلا آرہا ہے۔ وہ زندگی بھر اپنے اس عہد کو نبھانے کا پابند ہے۔ جب تک وہ اپنے اس عہد کو نبھانے کا اہتمام نہیں کرتا اور اسے خاص تعہّد اور عزم کے ساتھ نبھانے میں پوری مستعدی اور سرگرمی کا اظہار نہیں کرتا وہ عرفِ عام میں احمدی کہلانے کے باوجود عنداللہ احمدی شمار نہیں ہو سکتا کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدّم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتیٔ نوح)

احمدیوں کو اس زمانہ میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی جو غیر معمولی توفیق ملتی چلی آرہی ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے بحمد اللہ تعالیٰ دین کو دنیا پر مقدّم رکھا ہوُا ہے اور وہ اس کے عملی تقاضوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ تاہم یاددہانی اور حصولِ ثواب کی غرض سے ہم ذیل میں یہ واضح کرتے ہیں کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رُو سے دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے سے مراد کیا ہے اور دین کو دنیا پر مقدّم کرنے اور رکھنے میں ایک احمدی کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے کہ یُوں دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کے عملی تقاضے ایک دو یا دس بیس نہیں بلکہ بے شمار ہیں حتّٰی کہ ان عملی تقاضوں کی رُو سے انسان کی ہر حرکت و سکون کا ایک خاص سانچہ میں ڈھلا ہوُا ہونا ضروری ہے لیکن مراد اس سے یہ ہے کہ انسان آخرت کو ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دے اور دُنیا میں اس طرح زندگی گزارے کہ اُس کی ہر حرکت و سکون اُسے فلاحِ اُخروی کا مستحق بنانے والی ثابت ہوتی چلی جائے۔ مثال کے طور پر آپؑ نے ——— اپنے متبعین کے یہ امر ذہن نشین کرانے کے لئے کہ دُنیا اور اُس کا عیش و آرام اپنے اندر چنداں اہمیت نہیں رکھتا اصل اہمیت اُخروی فلاح کو حاصل ہے اور انہیں اسے ہی اپنا مطمحِ نظر بنانا چاہیئے ——— اُنہیں مخاطب کرکے فرمایا:۔

"اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دُنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہمّ و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اُس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔" (تذکرۃ الشہادتین [illegible])

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے صاف عیاں ہے کہ دین کو دُنیا پر مقدّم رکھنے سے مراد یہ ہے کہ انسان اس فانی دنیا سے دل نہ لگائے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کی رضا اور اُخروی فلاح کو دُنیا پر مقدّم رکھتے ہوئے اس کے حصول کو ہی اپنا مطمحِ نظر بنائے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اُسے اس طور سے دُنیا میں زندگی گزارنے کی از خود توفیق ملتی چلی جائے گی کہ اس کی ہر حرکت و سکون میں بہرحال دنیا پہ دین کو تقدّم حاصل رہے گا اور اس طرح وہ اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرتا چلا جائے گا۔

اُخروی فلاح کے حصول کے لئے آپؑ نے یہ ضروری قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو اپنی خواہشات پر مقدّم کرکے جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کماحقّہٗ بجا لایا جائے اور دنیوی مفاد کی خاطر ان ہر دو قسم کے حقوق کی بجا آوری میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جائے۔ چنانچہ آپ نے اپنے متبعین کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جاؤ جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔

تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔

قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبّر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبّر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو، جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم ان چندروزہ دُنیا میں اُن کی بدخواہی کرو۔

خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دُعا کرو کہ تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے کیونکہ انسان کمزور ہے، ہر ایک بدی جو دُور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوّت سے دُور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا تعالیٰ سے قوّت نہ پاوے کسی بدی کے دُور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔

اسلام صرف یہ نہیں کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری رُوحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رُو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدّم ہو جائیں۔" (تذکرۃ الشہادتین صد ۶۲ طبع اوّل)

حضور علیہ السلام کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کے جملہ احکام کی کماحقّہٗ بجا آوری کو ہر دوسری چیز پر مقدّم رکھے اور ان احکام کی کماحقّہٗ بجا آوری کی توفیق اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک انسان کی نگاہ میں اُخروی فلاح ہر دنیوی مفاد پر مقدّم نہ ہو۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں یہ فرمایا کہ ——"جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدّم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"—— وہاں ساتھ ہی اس سے معاً قبل یہ بھی رقم فرمایا کہ:۔

"جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوُا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتیٔ نوح)

حقیقت یہی ہے کہ جب تک انسان اُخروی فلاح کو اپنا مطمحِ نظر نہ بنائے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو نہ ڈھالے اُس وقت تک اُسے دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کی توفیق نہیں مل سکتی اور یہی وہ سب سے بڑی اصلاح ہے جو حضور علیہ السلام نے آکر کی کہ آپ نے اپنے متبعین کو دنیا کے لالچوں سے نجات دلا کر صحیح معنوں میں رُوبخدا کر دکھایا اور اسی کے نتیجہ میں وہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کی توفیق سے مالا مال ہو کر غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی اہلیت سے بہرہ ور ہوئے اور اس طرح سعادتِ عظمیٰ کے حقدار قرار پائے۔ اپنے اس امتیاز کو نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھتے چلے جانا ہماری سب سے اہم ذمہ داری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ مغربی جرمنی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

"خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ"

یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کریم کو سیکھا اور پھر دوسروں کو سکھایا اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ یہ اعلان فرماتا ہے کہ :-

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

کہ اے محمد رسول اللہ کے ماننے والو تم وہ بہترین امت ہو جو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

گویا امت مسلمہ جیسے دنیا کے تمام انسانوں کی فلاح و بہبود اور اصلاح و خیر خواہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کا بہترین حصہ وہ ہے جو نہ صرف خود قرآن کریم کو پڑھتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی پڑھاتا اور سکھاتا ہے۔ دوسری طرف یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعہ میں امت مسلمہ کو دو بڑے زمانوں میں تقسیم کر دیا ہے ایک وہ زمانہ جسے اُمّیین کا زمانہ قرار دیا گیا ہے اور یہ وہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عنصری وجود کے ساتھ دنیا میں موجود تھے اور دوسرا آخرین کا زمانہ تھا جس کے لئے مقدر تھا کہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی بعثت ہو یہ روحانی بعثت حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے وجود میں ظہور پذیر ہوئی۔ یہ دونوں زمانے ایسے مبارک ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

"خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلُهَا وَآخِرُهَا أَوَّلُهَا فِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ وَآخِرُهَا فِيهِمْ ابْنُ مَرْيَمَ"

یعنی اس امت کا بہترین حصہ وہ ہے جو اس کا اول ہے اور جو اس کا آخر ہے۔ اول تو وہ ہے جس میں خود رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) موجود ہیں اور جو آخر کا ہے اس میں ابن مریم یعنی مسیح موعود ہوں گے

اس اعتبار سے امت کے ان دو بہترین حصوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس اعزاز کی لاج رکھنے کی خاطر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمایا ہے قرآن کریم کو پڑھیں اور اسے دنیا میں پھیلائیں

امت کے پہلے حصہ یعنی اسلام کی نشاۃ اولیٰ کے دور کے مسلمانوں نے اپنے اس فرض کو جس خوش اسلوبی سے ادا کیا وہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ انہوں نے قرآن کریم کو پڑھا اس سے محبت کی۔ یہاں تک کہ ان کا اوڑھنا اور بچھونا قرآن کریم ہو گیا۔ وہ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ اس آسمانی صحیفہ سے پیار کرتے تھے۔ رشتہ داروں نے شہر چھوڑ دیئے اور عقیدہ والوں نے عقیدہ سے تعلق بند کر دیئے۔ پھر وہ جہاں گئے قرآن کریم کو ساتھ لے گئے۔ سمندروں میں سفر کیا تو قرآن ان کے پاس تھا۔ حجاز میں گئے تو قرآن ان کے ساتھ تھا اور نہ صرف اسے خود پڑھا بلکہ دوسروں کو بھی پڑھایا اور اس خلق و حمیت سے پڑھایا کہ آبادیوں کی آبادیاں اس الٰہی سرچشمہ حیات کے گرد جمع ہو گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ انڈونیشیا، ملایا، چین اور روس وغیرہ میں لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں مسلمان نظر آتے ہیں۔ یہ عرب کے ریگزاروں سے نکلنے والے ان ہی اولین مسلمانوں کی بے لوث خدمات کا نتیجہ ہیں ان کے پاس نہ تلوار تھی نہ توپ اور تفنگ تھا لیکن ان کے پاس دلوں کو مسخر کرنے والا کلام الٰہی تھا اور جس درد کے ساتھ انہوں نے اسے پڑھا اور جس ایمانی حرارت کے ساتھ انہوں نے اسے پیش کیا وہ دلوں کو گرما دینے کے لئے کافی تھی اور ایک جہان اس پر فدا ہو گیا

یہ عجیب تصرف الٰہی تھا کہ جب تک مسلمان قرآن کریم پر عمل کرتے اور کرواتے رہے۔ وہ باوجود وسائل کی کمی کے مشرق و مغرب میں پھیلتے رہے کامیابیاں ان کے قدم چومتی رہیں اور وہ فتوحات پر فتوحات حاصل کرتے چلے گئے اور علم و فضل میں ترقی کرتے رہے مگر جوں جوں وہ قرآن کریم سے روگردانی کرتے چلے گئے ان پر تنزل آتا گیا یہاں تک کہ وہ اپنی جاہ و جلال، شان و شوکت، رعب اور وجاہت سب کچھ ہی کھو بیٹھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی حقیقت کی عکاسی کرتے ہوئے فرماتے ہیں :- ؎

"مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ تعلیم قرآن کو بھلایا"

نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن کریم اس خدائی تہدید کے مطابق آسمان پر چلا گیا اور چونکہ مقدر تھا کہ ایک رجل فارسی اسلام کی بعثت ثانیہ کے وقت اسے آسمان سے دوبارہ اتار کر لائے گا جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی سورۃ الجمعہ کی پہلی آیات جن میں آپ کے مبارک دور کو دو زمانوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ :-

"لو كان الايمان معلقا بالثريا لناله رجل من ابناء الفارس"

یہ وعدہ پورا ہوا۔ قرآنی علوم کے سوتے پھر سے پھوٹ پڑے۔ اس کی کامل ہدایت کے سرچشمے مردہ دنیا کو پھر سے آب حیات مہیا کرنے لگے اور اس زندہ کتاب کے زندہ نشانات پھر سے دنیا کی سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچنے لگے اور یہی حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی غرض تھی جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ :-

"قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں چنانچہ میں اس وقت اسی ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۱)

ہم جو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے کی حیثیت سے امت مسلمہ کے دوسرے مبارک دور یعنی آخرین میں شمار ہوتے ہیں۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم قرآن کریم کو خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ گویا ہمارے دوہرے فرائض ہیں۔ ایک یہ کہ ہم قرآنی علوم سے خود بہرہ ور ہوں اس آب حیات کو پئیں اور بار بار پئیں کہ وہ ایسا لذیذ ہے کہ اسے جس قدر پئیں گے ہماری روحانی پیاس بڑھے گی۔ کیونکہ یہ وہ پانی ہے جو خالق فطرت نے خود آسمان سے ہماری سیرابی کے لئے بھیجا ہے انسانی فطرت کا پورا عکس اس میں موجود ہے اور ہر انسان کے فطرتی تقاضوں کی کامل تکمیل کے لئے ایک کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے اور چونکہ اس کی سیرابی کا آخری نقطہ خدا تعالیٰ کا دیدار ہے جو غیب میں ہے اور لامحدود اور لامکان ہے اس لئے جب انسان اس سے سیراب ہوتے ہوئے سمندر اور بحر بیکراں میں گم ہو جاتا ہے تو وہ اس گوہر مقصود کو پا کر ایسا وارفتہ اور مسحور ہوتا ہے کہ اس کے دیدار کی ایک جھلک کے لئے ہر وقت بیقرار رہنے لگتا ہے۔ یہی وہ غرض ہے جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے

دراصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم جس ہدایت کو پیش کرتا ہے اور جس پر گامزن کو چلانے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا منتہیٰ اور مقصود یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو عالم غیب سے نکال کر عالم شہود میں لے آئے یعنی انسان ایسے مرتبہ کو حاصل کرلے کہ وہ اشیاء جن کو اس نے غیب سمجھ کر قبول کیا تھا اور وہ امور غیبیہ جو اس کی آنکھوں سے مخفی اور اوجھل تھے ان کے بارے میں یقین اور معرفت کے ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ وہ اسی عالم میں ان کا مشاہدہ کرلے لیکن یہ مقام قرآن کریم کی برکت اور اس کی پیروی کرنے اور اس کے اوامر و نواہی پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں ہی حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"قرآن شریف معارف و حقائق کا ایک دریا ہے اور پیشگوئیوں کا ایک سمندر ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی انسان بجز ذریعہ قرآن شریف کے پورے طور پر خدا تعالیٰ پر یقین لا سکے کیونکہ یہ خاصیت خاص طور پر قرآن شریف میں ہی ہے کہ اس کی کامل پیروی سے وہ پردے جو خدا میں اور انسان میں حائل ہیں سب دور ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک مذہب والا محض قصہ کے طور پر خدا کا نام لیتا ہے مگر قرآن شریف اس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھلا دیتا ہے اور یقین کا نور انسان کے دل میں داخل کر دیتا ہے اور وہ خدا جو تمام دنیا سے پوشیدہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ محض قرآن شریف کے ذریعہ سے دکھائی دیتا ہے"۔
(چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۰-۲۶۱)

پس ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق ہماری معرفت صرف علم الیقین کی حد تک ہی محدود نہ رہے کیونکہ اس قدر یقین میں تو دوسرے مذاہب بھی شامل ہیں بلکہ اس درجہ سے بہت آگے نکل کر ہم حق الیقین کے اس مقام کو پالیں جو مشاہدہ اور معرفت حقیقی کا مقام ہے۔

دوسری ذمہ داری جو ہم پر عائد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم علم و عرفان کے اس سرچشمہ کو ان تشنہ روحوں تک پہنچائیں جو اس سے بے خبر ہیں۔ ان کی فطرت کی آواز پکار پکار کر کہہ رہی ہے:-

"یا مسیح الخلق
عدوانا"
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

کہ اے خدا تعالیٰ کے مسیح جو ہماری روحانی پیاس بجھانے کے لئے آیا ہے ہم تک پہنچ! اور ہمیں اس آسمانی پانی سے سیراب کر جو خالق فطرت نے ہماری روحوں کی آبیاری کے لئے بھیجا ہے۔

قرآن کریم ایک عالمگیر کتاب ہے جو کسی خاص قوم یا خاص زمانہ کے لئے مختص نہیں بلکہ دنیا کی تمام قوموں کیلئے ہے اور اب خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ تمام قوموں کو جو دنیا کے مختلف علاقوں میں آباد ہیں ایک قوم بنا دے اور پھر خدا تعالیٰ نے ایسے اسباب بھی پیدا کر دیئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشنے کے لئے بطور بنیاد ہیں۔ باہمی ملاقات کے ایسے ذرائع پیدا ہو گئے ہیں اور ایسی ایسی تیز رو سواریاں میسر آگئی ہیں کہ برسوں کی راہ چند دنوں میں طے ہو سکتی ہے

غرض دنیا میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے جو جسمانی اجتماع کی نشاندہی کرتا ہے اور اس جسمانی اجتماع کے بعد ایک روحانی اجتماع کی خوشخبری دی گئی ہے جو قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق یاجوج ماجوج کے زمانہ میں مسیح موعودؑ کے ذریعہ برپا ہونا مقدر تھا جیسا کہ فرمایا:-

"وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا"
(سورۃ الکہف)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یعنی ان آخری دنوں میں یاجوج ماجوج کا زمانہ ہوگا۔ دنیا کے لوگ مذہبی جھگڑوں اور لڑائیوں میں مشغول ہو جائیں گے اور ایک قوم دوسری قوم پر مذہبی رنگ میں ایسے حملے کرے گی جیسے ایک موج دریا دوسری موج پر پڑتی ہے اور دوسری لڑائیاں بھی ہوں گی اور اس طرح پر دنیا میں بڑا تفرقہ پھیل جائے گا اور بڑی پھوٹ اور بغض اور کینہ لوگوں میں پیدا ہو جائے گا اور جب یہ باتیں کمال کو پہنچ جائیں گی تب خدا آسمان سے اپنی قرنا میں آواز پھونک دے گا یعنی مسیح موعود کے ذریعہ سے جو اس کی قرنا ہے۔ ایک ایسی آواز دنیا کو پہنچائے گا جو اس آواز کے سننے سے سعادتمند لوگ ایک ہی مذہب پر اکٹھے ہو جائیں گے اور تفرقہ دور ہو جائے گا اور مختلف قومیں دنیا کی ایک ہی قوم بن جائیں گی"
(چشمہ معرفت صفحہ ۸۳)

اور جب یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کی جماعت کے ہاتھوں دنیا کی مختلف قوموں کو ایک ایک ہاتھ پر اور ایک روحانی جھنڈے کے نیچے جمع کر دے گا تو ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس الٰہی تقدیر کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کا آلۂ کار بن جائیں اور اس آسمانی پیغام یعنی قرآن کریم کو لے کر دنیا کے کونے کونے میں نکل کھڑے ہوں ایسا نہ ہو کہ خدا تعالیٰ ہماری غفلت کو دیکھ کر کوئی اور قوم لے آئے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ہوا جب آپؑ کے ماننے والوں نے "اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ" کہہ کر جسمانی جہاد میں حصہ لینے سے انکار کر دیا تو خدا تعالیٰ نے وہ ارض مقدسہ یعنی کنعان کی سرزمین ان کے لئے حرام کر دی۔ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے ساری زمین مقدر کر رکھی ہے اور اگر ہم نے روحانی جہاد میں حصہ نہ لیا تو پھر اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ مشکل نہیں کہ

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ

کا عملی ہاتھ دکھا کر کوئی اور قوم پیدا کر دے جو اس کا آلۂ کار بننے کے لئے تیار ہو یہ روحانی جہاد قرآن کریم کے ذریعہ اسی کا علم حاصل کرنے اور اسے دنیا میں پھیلانے کے ذریعے ہی ہوگا جیسا کہ فرمایا:-

وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا

کہ اے رسول! (یا اے مخاطب!) اس قرآن کریم کو ہاتھ میں لے کر جہاد کبیر میں مشغول ہو جا۔

خدا تعالیٰ ہمیں اس جہاد میں حصہ لینے اور اسلام کی اس نشأۃ ثانیہ کے دور میں غلبۂ توحید کے لئے اس کا آلۂ کار بننے کی توفیق عطا کرے۔

آمین ثم آمین!

"تحریک جدید" ایک الٰہی منصوبہ ہے

اس کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے لئے چند حوالجات جو ۴ اگست ۷۸ء (یوم تحریک جدید) کو خطبہ جمعہ کے ذریعہ احباب جماعت کو سنائے جائیں (بحوالہ اپیل محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مندرجہ الفضل مورخہ ۱۶ جولائی ۷۸ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں تحریک جدید کا نہایت حسین خلاصہ ان الفاظ میں بیان فرمایا:-

"تحریک جدید ایک الٰہی منصوبہ ہے جس کے نتیجہ میں لاکھوں عیسائیوں اور مشرکوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق ملی"

آج اس الٰہی منصوبہ کے مالی جہاد کی طرف فوری اور خصوصی توجہ کی ضرورت ہے اس لئے ہم سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے چند ارشادات پیش نظر رکھیں تو انشاء اللہ ہم یقیناً خوشکن نتائج پیدا کر سکیں گے۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم!

(۱) تحریک جدید کے لئے تن من اور دھن قربان کرنے کی اپیل:-

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں تم آگے بڑھو اور اپنا تن۔ اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو!"

(۲) تحریک جدید خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھنے کا ذریعہ ہے:-

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دو"

(۳) مبلغین اسلام کی مدد کا طریق:-

"ہر احمدی بلکہ ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اسلام کے ان مبلغین کی جو اس تحریک کے ماتحت باہر بھیجے گئے ہیں ہر ممکن مدد کرے۔ وہ مدد اس طرح ہو سکتی ہے کہ تحریک جدید کے چندے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے تا ہم ان مبلغین کے لئے اسلامی لٹریچر اور ان کے دوروں اور میٹنگز وغیرہ کے اخراجات مہیا کر سکیں"

(۴) تحریک جدید کے لئے ہر شخص مکلف ہے:-

"ہر شخص اپنے باپ بیٹے بھائی اور دوست کو، ہر بیوی اپنے خاوند کو اور ہر خاوند اپنی بیوی کو توجہ دلائے کہ جس نے پہلے حصہ نہیں لیا تھا وہ اب حصہ لے اور جس نے حصہ لیا تھا وہ زیادہ حصہ لے تا ان کا انجام ان کی ابتداء سے اچھا ہو"

(۵) فرائض عہدیداران:-

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کوئی شخص ایسا نہ ہو جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق سعید بخشے۔ آمین!

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۷۰۵

میں امین الدین ولد حمید الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت /۱۶ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ امین الدین ولد حمید الدین صاحب مرحوم D Block B-II 3/8,49 اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ حافظ قاری محمد صدیق راشد مربی سلسلہ ولد قریشی محمد شفیع صاحب۔

گواہ شد۔ شیخ اعجاز احمد ولد شیخ مشتاق احمد صاحب حق باز ادار اوکاڑہ۔

مسل نمبر ۲۳۷۰۶

میں امۃ النصیر نعیمہ بنت نور محمد صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد سلائی مشین قیمت اندازاً /۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ /۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ النصیر نعیمہ بنت مکرم نور محمد صاحب مرحوم مکان ۲۹/۲۲ دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔

گواہ شد۔ ممتاز حسین امتیاز کارکن خلافت لائبریری۔ ربوہ۔

گواہ شد۔ محمود احمد مربی سلسلہ مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۷۰۷

میں محمد مالک عرف مالک علی ولد چوہدری دلی داد صاحب قوم جٹ بٹر پیشہ کاشتکاری۔ عمر ۹۸ سال بیعت ۱۹۳۶/۳۷ء ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ پختہ مکان واقع موضع کرتو مالیتی /۵۰۰۰ ہم روپیہ
۲۔ حویلی پختہ مویشیاں " " /۲۰۰۰ روپے
۳۔ نہری اراضی ۲ ایکڑ نمبر زرعی واقع موضع کرتو مالیتی /۵۰۰۰ روپے

/۷۰۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ /۱۲۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی اراضی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد مالک عرف مالک علی ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ چوہدری اعظم علی ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج وصیت ۳۱۱۵ موضع کرتو ضلع شیخوپورہ

گواہ شد۔ دوست محمد ولد چوہدری محمد شفیع صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ وصیت ۱۵۳۴۳

مسل نمبر ۲۳۷۰۸

میں امۃ الرفیق زوجہ ملک فضل کریم خان صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تقریباً پیدائشی احمدی ساکن محمد نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی کڑے وزنی ۶ تولہ۔ بالیاں ½ تولہ انگوٹھی ½ تولہ۔ کل وزن ۷ تولہ قیمت اندازاً /۳۹۲۰ روپے

۲۔ حق مہر وصول شدہ /۲۰۰۰ روپے (اس کا ۱/۱۰ حصہ /۲۰۰ روپے ادا کر دیا گیا ہے)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الرفیق زوجہ ملک فضل کریم صاحب محمد نگر لاہور۔

گواہ شد۔ ملک فضل کریم ولد ملک غلام غوث خان صاحب خاوند موصیہ محمد نگر لاہور۔

گواہ شد۔ ملک عبدالمالک ولد ملک غریب اللہ صاحب محمد نگر لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۷۰۹

میں نذیر احمد ولد چوہدری فتح محمد صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کینال کالونی بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت /۲۹۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری نذیر احمد 73/A کینال کالونی بہاولپور۔

گواہ شد۔ چوہدری غلام احمد امیر ضلع جماعتہائے احمدیہ بہاولپور ۳/۷ کینال کالونی بہاولپور۔

گواہ شد۔ رانا مبارک احمد وصیت ۱۹۴۷۳ جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال ضلع بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۳۷۱۰

میں بشیر احمد ناصر ولد نذیر احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت /۹۷ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ بشیر احمد ناصر دارالیمن وسطی ربوہ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد وصیت ۲۳۲۲۶ دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد سعید انسپکٹر وصایا وصیت ۱۹۹۵۰ دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۷۱۱

میں صالح الشبیبی النہدی ولد سلیمان الشبیبی پیشہ مبلغ سلسلہ عمر ۵۵ سال۔ بیعت اپریل ۱۹۴۶ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت /۲۲۵۰۰ روپیہ انڈونیشین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ صالح الشبیبی النہدی J. L. BALIK PAPAN 1/10 جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ ستاری رؤف ولد عبدالرؤف صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالمجید طاہر ولد فضل دین صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ۔

درخواست دعا

خاکسار کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی پہلوی یونیورسٹی شیراز (ایران) سے [illegible] ریاست کنکٹی امریکہ میں ایک سال کے لئے بطور وزیٹنگ پروفیسر چلے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کے لئے دینی و دنیوی ترقیات کے دروازے کھولتا چلا جائے آمین۔

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی بی۔ اے نائب ناظم مالی وقف جدید (الف لی) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجارت پیشہ احباب اور فریضۂ زکوٰۃ

جماعت احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایسے آسودہ حال دوستوں کو جماعت کے نادار یتامیٰ و بیوگان اور بیماروں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

پس تاجر احباب اپنے اموال کا محاسبہ کریں اور ان پر جتنی زکوٰۃ واجب الادا ہو اس کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ و بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مخلص مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ ہمارے بھائی مرزا لیاقت علی ابن مرزا صالح علی صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو حکیم سید میر احمد صاحب مرحوم (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے داماد تھے) ملک سے باہر ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر ۴۰ سال کی عمر پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بچی بعمر ۸½ سال ایک لڑکا بعمر ۳ سال اور ایک بچہ بعمر ۶ ماہ چھوڑے ہیں۔

احباب مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا فرماویں اور پسماندگان کے لئے خاص طور پر بچوں اور بیوہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حوصلہ اور صبر دے اور ان کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو

(خاکساران خورشید عطا۔ مرزا صادق علی۔ مرزا ارشاد علی۔ مرزا سعید احمد مرزا تاج الدین علی)

۲۔ مکرم انیس الرحمٰن صاحب جو مکرم حکیم عطاء الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید کے فرزند تھے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۲۲ سال ۱۷ جولائی ۱۹۷۸ء کی صبح کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت سے اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ خوش خلق ہر ایک کی خدمت کر کے خوش ہوتے۔ چھوٹی سی عمر میں وصیت کر دی۔ چندوں میں باقاعدگی اور جماعتی کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ مرحوم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سندھ والی زمینوں سے اپنی وفات سے چار دن پہلے ربوہ واپس آئے تھے۔

مرحوم کے چار بھائی ہیں سب سے بڑے مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب اکاؤنٹنٹ وقف جدید ہیں باقی تین زیر تعلیم ہیں۔ مرحوم نے ایک بیٹا بعمر ایک سال اور بیوہ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ نماز جنازہ مکرم محمد سعید صاحب انصاری نے ۹½ بجے رات محلہ میں ہی پڑھائی۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(عبد اللطیف خان صدر محلہ دار العلوم شرقی ربوہ)

۳۔ خاکسار کی تائی جان محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ جلال الدین صاحب مرحوم آف دھرم کوٹ بگہ حال کراچی ہمراہ اپنے داماد ملک رشید احمد صاحب قیصر ریسٹورنٹ کراچی کے پاس مقیم تھیں بعمر ۹۱ سال مورخہ ۱۰ جولائی کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں کی وجہ سے خاکسار ان کا جنازہ ربوہ لایا۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے ارشاد پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔ احباب مرحومہ کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحومہ نے ایک بیٹا ملک فضل حق خان صاحب کراچی اور ایک بیٹی بیگم ملک رشید احمد خان صاحب کراچی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

(خاکسار ملک بشیر الدین خان۔ الفرقان موٹر سٹور ۴۸ تبت سنٹر کراچی)

امراء اضلاع، صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ توجہ فرمائیں

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے اس لئے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ آپ اپنے حلقہ کے احمدی میٹرک پاس نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست آپ کی معرفت آنی چاہیئے۔ درخواست میں امیدوار کی عمر، میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق بھی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔

(۲) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ تعالیٰ عید الفطر کے بعد ۵ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں جن کے لئے سٹاف کی ضرورت ہے۔ اسامیوں کے آگے صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ درج ہیں:-

۱۔ میڈیکل آفیسر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ گریڈ ۵۰۰-۵۰-۱۰۰۰/۵۰/۱۲۵۰ اس کے علاوہ N.P.A الاؤنس -/۱۵۰ روپے ماہانہ ٹیکنیکل الاؤنس -/۵۰ روپے ماہانہ اور کرایہ مکان -/۲۵ روپے ماہانہ مہنگائی الاؤنس -/۱۱۰ روپے ماہانہ ہوگا۔

۲۔ اینستھیٹسٹ (ANAESTHETEST)۔ اوپر والے گریڈ اور الاؤنسز کے مطابق۔

۳۔ لیڈی ڈاکٹر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ اوپر والے گریڈ اور الاؤنسز کے مطابق۔

احمدی ڈاکٹروں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ خدمت دین کے جذبہ کے تحت مرکز میں آکر کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے گا۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام اطفال و ناصرات کا مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ سال ۱۹۷۸ء کا عنوان ہے "مسلم بچوں کے سنہری کارنامے"۔ یہ مضمون کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ نیز حوالے مکمل دیں اور پتہ صاف لکھیں۔ یہ مضمون ۳۱ جولائی ۱۹۷۸ء تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۶۴

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت۔ ہر قسم بلڈنگ اعلیٰ ترین ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا واحد ادارہ
ہیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز ربوہ
ریلوے روڈ رحمت بازار
فون آفس ۵۷۱ رہائش ۴۳۲